السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جواب عن سوال تضمن المیل الی مذھب الحلویتہ

اس سوال کا جواب جو حلُولیہ مذہب کی طرف مائل ہونے پر مشتمل ہے

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمدللہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین ولاعدوان الاعلی الظلمین۔ الجوابوباللہ المرفق لاصابۃ الصواب لایخفی ان ہذا السوال قداشتمل علی الفاظ قبیحۃ موحشۃ تدل علی المیل الی مذہب الحلولیۃ مثل قولہ ان اللہ قدیم تلبس بالحادیث الخ ومنہا ان اللہ لیس بجسم فان ارادانہ لیس بجسم کالاجساد فصحیح واما قولہ ولاباسم فان ارادان الذات المقدسۃ لیس لہا اسم فغیر صحیح لانہ مخالف لصریح الایات القرانیۃ والاحادیث النبویۃ قال اللہ تعالی وللہ الاسماء الحسنی فادعوہ بہا وفی الحدیث الصحیح ان للہ تسعۃ وتسعین اسما مائۃ الاواحدامن احصاہا دخل الجنۃ ومنہا تفسیرہ لاالہ الااللہ بان الاصنام وات اللہ تعالی عن ذلک علواکبیرا وفیہا قولہ ای احدی بلباس احمدی الخ وفیہا ان معنی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ان امتی ستفترق

میں اللہ رحمن ورحیم کے نام سے شروع کرتا ہوں سب تعریفیں پروردگار جہان کےلئے ہیں اور تفرت پرہیزگاروں کےلئے ہے اور زیادتی کرنیوالوں پر ہی ہوگی، **الجواب**: ۔ اور اللہ ہی درستگی تک پہنچنے کی توفیق دنیوالا ہے پوشیدہ نہ رہے کہ یشک یہ سوال تحقیق بہت قبیح الفاظ پر مشتمل ہے جوکہ حلویہ مذہب کی طرف مائل ہونے پر دلالت کرتے ہیں مثلا مسائل کا قول، کہ یشک اللہ قدیم ہے اور احادث کے ساتھ ملتبس ہے اوران میں سے یہ بھی کہ یشک اللہ جسم نہیں ہے پس اگر اس نے ارادہ کیا ہے کہ وہ دوسرے اجسام کی طرح جسم نہیں تو صیح ہے اور لیکن اس کا یہ کہنا کہ اللہ نام کے ساتھ نہیں، پس اگر اس نے مرادلیا ہے کہ یشک ذات مقدسہ کےلئے نام ہی نہیں، پس یہ غیر درست ہے کیونکہ یہ صریح قرآن کی آیات اوراحادیث نبویؐ کے مخالف ہے فرمان خدا ہے اور اللہ ہی کےلئے بہترین نام ہے پس اسے ان ناموں سے پکارو (الایتہ) اور صیح حدیث میں ہے کہ یشک اللہ کےلئے ۹۹ نام ہیں ایک کم سوجس نے ان تمام کو شمار کیا جنت میں داخل ہوجائینگے اورانہی میں سے سائل کا لاالہ الااللہ کی تفسیر کرنا ہے کہ یشک بت اللہ کی ذات ہیں اللہ تعالی اس سے بہت بلند ہے اورانہی میں سے ایک احد کو احدی پڑھنا احدی کے

ثنتان وسبعون فرقۃ کلہافی النار الاواحدۃ وان المراد بہذاالفرقۃ الواحدۃ الوجودیۃ ای اہل وحدۃ الوجودوان علماء اشرعیۃ الماشین علی ظاہر الشرعیۃ والمنکرین لوحدۃ الوجود ضلال علی مازعمہ وغیرذلک مماحواہ السوال من الاباطیل المزخرقۃ فہذا کلہ یدل علی جہلہ ومما یخشی علی قائلہ الکفربذلک ان لم یتب ومنہا قولہ ان العالم عین ذاتہ عزوجل فان ذلک کفر صریح للفرق بین القدیم والمحدث فان العالم حادث وکل حارث کیف یکون عین القدیم سبحانک ہذابہتان عظیم۔ وارتکابہ لہذہ الالفاظ القبیحۃ الواہیۃ المزکورۃ فی السوال مبنی علی القول بوحدۃ وان کل شیٔ عین الحق بکل ذلک ضالال قبیح وانک صریح وعدم معرفتہ بوحدۃ الوجودالتی تفوہ بہا کثیر من جہلۃ الصوفیۃ من غیر معرفۃ حقیقتہا فلنذکرماقالہ المحققون فی ذلک حتی یتضح لک جہل مرتکب ہذہ الاقوال القبیحۃ فنقول قال

طرح الخ: اورانہی میں سے یہ ہے کہ یشک رسول کریم ﷺ کے فرمان میری امت عنقریب بہتر فرقے بن جائے گی تمام کے تمام آگ میں ہوں گے مگر صرف ایک کے متعلق کہنا کہ یشک اس ایک فرقہ سے مرادوجودیہ گروہ ہے یعنی وحدت الوجود کے قائل، اوریشک علماء شریعت ظاہر شریعت پر عمل کرنیوالے اور وحدت الوجود کے منکر گمراہ ہیں اس کے گمان کے مطابق اوردوسرے باطل خرافات جن پر اس کا سوال مشتمل ہے پس یہ تمام اس کی جہالت پر دال ہیں اوران کے قائل پر کفر کا خطرہ ہے ان کی وجہ سے اگر توبہ نہ کرے تواورانہی میں سے اس کا کہنا، کہ یشک عالم اللہ کا عین ہے پس اس کا اعتقادرکھنا صریح کفر ہے کیونکہ قدیم اور حادث میں بڑافرق ہے کیونکہ ساراعالم حادث ہے اور ہر وہ چیز جو حادث ہو وہ قدیم کا عین کیسے ہوسکتی ہے پاک ہے تو اللہ یہ بڑا بہتان ہے، اور سوال میں جن بیہودہ اور قبیح الفاظ کا ذکر ہے ان کا ارتکاب کرنا، وحدت الوجود کا اعتقادرکھنے پر مبنی ہے اور ہر چیز اللہ کا عین ہے کے اعتقاد پر پس یہ سب کچھ قبیح گمراہی ہے اور صریح جھوٹ ہے اور سائل کا وحدت الوجود کو نہ سمجھنا ہے جس کی حقیقت پہنچنے کے بغیر اکثر جاہل صوفی بولتے ہیں اس بارے میں کچھ محققین نے فرمایا ہم اسے آپ کے سامنے پیش کریں گے تاکہ ان قبیح اقوال کے مرتکب کی جہالت آپ کےلئے واضح ہوجائے پس ہم عرض کرتے ہیں، کہ شرح عقائد میں علامہ شیخ ابراہیم کردی فرماتے

العلامۃ الشیخ ابراہیم الکردی فی شرح العقائد مالفظہ وقولنا لاالہ الااللہ ولاخالق لمایشاء الااللہ ولاواجب لذاتہ الااللہ ولاوجودفی الازل الااللہ دال علی ان وجوب الوجودوبقیۃ الکمالات التابعۃ للوجود کلہا اللہ سبحانہ بالذات فقددلت علی انہ کان ولم یکن شیٔ غیرہ وعلی انہ کان قبل کل شیٔ کماوردفی الصحیح فلیس للممکنات الموجودشیٔ فی الازل سوی الثبوت فی علم الحق سبحانہ وتعالی من غیر افتتاح ولااختتام بالدوام لانہ الاول والاخرمن غیر طارلہ ولازوال کماہومعلومہ وہوبکل شیٔ علی الدوام علیم۔ فالتوحید افرادالقدیم من المحدث فی جمیع المراتب وما یتفرع منہا التی یتضمنہالاالہ الااللہ امافی الازل فالحق لہ الوجودالممکن لہ الثبوت فی علم اللہ وامافیہالایزال فالحق لہ الوجودلذاتہ والممکن الوجود باللہ لابذاتہ ولیس لہ من الکمالات کالعلم والقدرۃ وغیرہما

ہیں ان کے الفاظ یہ ہیں اور ہمارا کہنا، کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ کے بغیر جو چاہے اسے پیدا کرنیوالا کوئی نہیں اور اللہ کے علاوہ کوئی واجب الذات نہیں اور اللہ کے سوا ازل میں کوئی موجود نہیں، دلالت کرتا ہے کہ یشک تمام صفات واجب الوجود ہونا اور دوسرے کمالات جوکہ وجود کے تابع ہیں اللہ سبحانہ کےلئے بالذات ہیں پس تحقیق ان دلائل نے دلالت کی کہ یشک اللہ تعالی تھا اوراس کا غیر نہ تھا اوراس پر بھی کہ وہ ہر چیز سے پہلے تھا جیسے کہ صیح میں آیا ہے پس اللہ تعالی کے علم میں ثبوت کے علاوہ ان موجودہ ممکنات میں سے کچھ بھی ازل میں نہ تھی سوائے شروع اور ہمیشہ تک ختم ہونیکے کیونکہ وہ اللہ تعالی ہی زوال اور ختم کے ہونے بغیر اول واخر جیسے کہ وہ معلوم

ہیں اور ہمیشہ چیز کو جاننے والا ہے پس توحید نام ہے قدیم کے محدث سے تمام مراتب میں اور تمام ان اشیاء میں جن کو کلمۂ شہادت مشتمل ہے متفرد ہونیکا لیکن ازل میں تو اللہ کے لئے وجود ہے اور ممکن کے لئے علم اللہ میں ثبوت ہے اور لیکن اس میں مو ہمیشہ نہ رہے پس اللہ کے لئے وجود لذاتہ ہے اور ممکن کا وجود اللہ کے وجود کے سبب ہے بذات نہیں ہے اور اس کے لئے علم وقدرت اور دوسرے کمالات صرف وہی حاصل ہیں، مگر جو اللہ تعالی نے اسے دیئے جو اس کے لئے لائق تھے، اللہ کی حکمت میں کیونکہ یہ ممکنات ازل میں حقیقتین ہیں اللہ سبحانہ کے

الا ما اعطاہ اللہ بحسب ما یلیق بہ الحکمۃ الالہیۃ فانہا ای الممکنات حقائق فی الازل ثابتۃ فی علم الحق سبحانہ متصفۃ بالعدم الخارج قابلۃ للوجود اذا اراد الحق ایجادہا فیہ و کلما کان کذلک فلا وجود لہ الا بغیرہ فالوجود لذلک الغیر لا لہ وہو واضح فلا موجود فی الحقیقۃ الا اللہ و کلما سواہ من الممکنات فانما ہی موجودۃ بہ تعالی ولولاہ لم یکن فہو معدوم لزاتہ موجود باللہ فلا حول ولا قوۃ لاحد من لممکنات الا باللہ وکذلک سائر الکمالات و انراد القدیم من المحدث فی جمیع ہذہ المراتب التی یتضمنہا لا الہ الا اللہ لا ینافی وحدۃ الوجود وقول المحققین کالامام الغزالی وغیرہ یس فی الوجود غیرہ المراد منہ کما سیتضح انہ لیس معہ غیرہ موجود ثان مستقلا با موجود ولا شک ان وجود الممکن لکونہ مفاضا من الحق سبحانہ وتعالی لیس وجودا مستقلا ثانیا لوجود الحق حتی یوصف الحق سبحانہ وتعالی بانہ معہ غیرہ وان کان متحیزا عنہ فی الاحکام فان افراد القدیم من المحدث فیما یقع بہ التمییز بینہما من الاحکام لا یستلزم ان یکون وجود الممکن مستقلا ثانیا لوجود الحق

علم میں ثابت ہیں عدم خارجی کی صفت سے موصوف ہیں جب اللہ تعالی ان کے ایجاد کرنیکا ازل میں ارادہ کرے تو وجود کو قبول کرنے والی ہیں اور جب کہ یہ اس طرح ہوئیں تو ان کا وجود بغیرہ ہو پس وجود ان کا غیر کے لئے ہوا بذات نہ ہوا اور یہ واضح ہے پس حقیقت میں صرف اللہ ہی موجود ہے اور اس کے سوا تمام ممکنات اللہ کے ساتھ ہیں اور اسی طرح تمام کمالات اور قدیم کا محدث سے ان اشیاء مراتب سے الگ ہونا جن پر لا الہ الا اللہ مشتمل ہے یہ وجود کے ایک ہونے کے منافی نہیں ہے اور امام غزالی وغیرہ محققین کا قول کہ وجود میں اس کے سوا کوئی نہیں اس سے مراد یہ ہے جیسے کہ آپ کے لئے واضح ہوگا کہ اس کے ساتھ کوئی دوسرا مشتمل وجود والا نہیں ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ کی طرف منسوب کرنے کے ساتھ ممکن کے وجود کا ہونا یہ کوئی اللہ تعالی کے لئے دوسرا مشتمل وجود نہیں ہے تاکہ اللہ کی صفت میں کیا جائے کہ بیشک اس کے ساتھ اس کا غیر بھی ہے اگرچہ وہ اس سے احکام میں الگ ہے کیونکہ قدیم کا محدث سے ان احکام میں جن سے ان کے مابین تمیز واقع ہوتی ہے الگ ہونا ممکن کے ثانی مستقل موجود ہونے کو مستلزم نہیں ہے تاکہ اس کی صفت کہ اس کے ساتھ اس کا غیر ہے صحیح ہوسکے اور یہ اس لئے کہ جب کہ ازل میں اللہ کے سوا کوئی موجود بھی نہیں ہے اور وہ محض عین موجود ہے

حتی یصح ان یوصف بان معہ غیرہ وذلک لانہ اذا لم یکن فی الازل الا الحق وہو عین الوجود المحض وکل ما ظہر فی الوجود من المحدثات فانما استفاد الوجود منہ یکون وجودہا الفائض من اشعۃ انوار وجودہ مستقلا ثانیا لوجودہ سبحانہ وتعالی ہذا مما لا اخفاء فیہ عند الالتفات اصلا وللامام الغزالی رحمہ اللہ تعالی فی مشکوۃ الانوار کلام یوضح ہذہ المقام وحاصلہ ان وجود العام لکونیہ لیس وجود مستقلا بل فائضا منہ تعالی کما لا یتصف بکونہ عین الحق لکونہ مبدا کذلک لا یتصف بانہ غیرہ مغایرۃ تامۃ بحیث یتصف بانہ موجود تان مستقلا معہ فان اللہ کما کان فی الازل ولا شیٔ معہ لکونہ الاول قبل کل شیٔ فکذلک الان کما کان لان العام الحدث لکونہ من فیض وجودہ لا یتصف بکونہ موجودا معہ بل موجود بہ فلیس لہ مرتبۃ المعیۃ بل رتبۃ التبعیۃ ولہذا انفی ان یکون اللہ اکبر ان معناہ اکبر من غیرہ اذ لیس غیرہ معہ مستقیلا فمحال ان یکون افعل التفضیل بمعناہ المعروف من کون المفضل علیہ مغایرا للمفضل مغایرۃ مستقلۃ یصح ان

اور محدثات میں سے جس کا وجود بھی ظاہر ہوا ہے سوائے اس کے نہیں ان سے اس وجود کا فائدہ حاصل کیا ہے ان ممکنات کا وجود مستقل دوسرا اللہ کے وجود کے انوار کی شعاوں سے نکل کر التفات کے وقت اس چیز میں کوئی پوشیدگی نہیں ہے اور مشکاۃ الانوار میں امام غزالی کا کلام اسی مقام کی وضاحت کرتا ہے اور اس کا ماحاصل یہ ہے کہ بیشک ممکن وجود ہونے کے لئے کوئی مستقل وجود نہیں ہے بلکہ اسی سے فیض حاصل کرنے والا ہے جیسے کہ یہ عین الحق کی صفت کے ساتھ موصوف نہیں ہوسکتا کیونکہ وہ ممکن ایجاد کیا گیا ہے جیسے کہ اسے پوری مخالفت کے ساتھ متصف نہیں کرسکتے اس حثیت سے کہ اسے موجود ثانی کے ساتھ مستقل متصف کرسکیں پس بیشک جس طرح اللہ ازل میں تھا اور اس کے ساتھ کوشئ نہ تھی پس اس طرح اب ہے کیونکہ عالم حادث نے اس کے وجود سے فیض پایا ہے پس اس لئے اسے اس کے ساتھ موجود ہے کی صفت سے موصوف نہیں ٹھہرا سکتے بلکہ اس کے سبب وجود ہے کی صفت سے موصوف ہے پس حادث کے لئے معیت کا مرتبہ نہیں ہے بلکہ اس کے لئے تبعیت کا مرتبہ ہے اور اسی لئے اللہ اکبر کا معنی غیر سے اکبر کرنے کی نفی ہے کیونکہ اس کے ساتھ کوئی غیر مستقل ہے ہی نہیں پس افعل التفصیل کا یہاں اپنے مشہور معنی مفضل علیہ کا مفضل کے پوری

یتصف بکونہ موجودا مع المفضل واذا انتفت المغایرۃ التامۃ المسقلۃ لم یبق الا ان یکون من بات ہذا ابرا اطیب منہ ورطبا وللہ المثل الاعلی کما یوضحہ قولہ تعالی اولم یروا ان اللہ الذی خلقہم ہو اشد منہم قوۃ مع قولہ تعالی ان القوۃ للہ جمیعا و تولہ تعالی ما شاء اللہ لا قوۃ باللہ ولیس معنی وحدۃ الوجود ان العالم عین الحق حتی یتوہم من مقالات المحققین انہم خرجو عن دائرۃ الشرع وانما المراد ان العالم لیس موجودا ثانیا مستقلا کما تقدم انتہی کلام الشیخ بن حسن الکروی وحمہما اللہ تعالی- اذا علمت ذلک اتضح لک ان کل ما سلکہ ہذا الحدیث بعہد بالاسلام فی ہذا السوال المذکور کلہ خبط وزور وبہتان نشاً من عدم معرفتہ حقیقۃ وحدۃ الوجود وان العالم لیس عین الحق کما زعمہ وبنی علیہ القناطر الواہیۃ وزعم ان معنی لا الہ الا اللہ کما زعم تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا فکلہا خیال واوہام خارجۃ عن دائرۃ الشرع والعرفان بل معنی لا الہ الا اللہ لا معبود بحق فی الوجود الا اللہ فالمنفی المعبود بحق لا نفس المعبود بغیر قید الحقیۃ کما لا یخفی واما علی ما سلکہ من ان علماء

طور پر مخالف ہونا کہ اسے مفضل کے ساتھ موجود ہونے کے ساتھ متصف کرنا صیح ہوا اور جبکہ مستقل پوری مخالفت ختم ہوگئی تو یہ ہذا ابرا اطیب منہ طبا وللہ المثل الاعلی کے باب سے باقی رہ گیا جیسے کہ اللہ کا یہ قول اس کی وضاحت کرتا ہے کہ بیشک ان کو اللہ نے پیدا کیا ہے وہ قوت میں ان سے برتر ہے اللہ کے اس قول کے باوجود بیشک تمام قوت اللہ ہی کے لئے ہے اور اللہ تعالی کا قول جو اللہ چاہے اللہ کے سوا کوئی طاقت نہیں ہے اور وجود کے ایک ہونے کا معنی یہ نہیں ہے کہ بیشک عالم اللہ کا عین ہے حتی کہ محققین کے مقالات سے وہم پڑے کہ وہ دائرہ شرح سے نکل گئے ہیں اور سوائے اس کے نہیں اس سے مراد یہ ہے کہ عالم دوسرا مستقل موجود نہیں ہے جیسے مذکور ہوچکا شیخ ابراہیم بن حسن کروی کا کلام ختم ہوا اور جب آپ نے یہ جان لیا تو آپ کے لئے واضح ہوجا ئیگا کہ بیشک ہو وہ چیز ٹانواں ٹویاں جھوٹ اور بہتان ہے جس کو وہ سوال کے جواب میں اس حدیث کو چلایا ہے اور اس انسان کے وحدت الوجود کی حقیقت کو نہ پہچاننے کی وجہ سے پیدا ہوا ہے اور یہ بھی واضح ہوگا کہ بیشک عالم اللہ کا عین نہیں ہے جیسے کہ اس نے گمان کیا ہے اور اس پر کمزور پش اس نے بناڈالیں اور اس نے بیشک جس طرح

الشریعۃ لم یفہم وامعنی لا الہ الا اللہ یلزم علی ما سلکہ ان عبادۃ المشرکین لما سوی اللہ من الاصنام والملائکۃ والجن وغیر ہم صحیحۃ وانہم موحدون للہ عزوجل وان بعثۃ الرسل وانزال الکتب الامرۃ بافراد المعبود ونفی الشرک وقتال المشرکین علی عدم ترک ذلک واقع غیر موتعہ وہذا باطل لا قائل بہ سبحانک ہذا بہتان عظیم بل کتب اللہ وبعثت رسلہ ناطقۃ بخلاف ما یدعیہ ہذا المفتری الضال واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم من یہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ہادی لہ واللہ سبحانہ وتعالی واما قولہ ان سجود المریدین بین یدی المشائخ جائز فجوابہ قد افتری علی اللہ الکذب ومن اظلم ممن افتری علی اللہ الکذب

لا الہ الا اللہ کا معنی گمان کیا ہے خدا تعالی اس سے بہت برتر ہے پس یہ تمام دائرہ شرع سے نکلنے والے اسکے خیالات واودھام ہیں اور عرفان سے خارج ہونے والے، بلکہ

لا الہ الا اللہ کا معنی یہ ہے کہ اللہ کے بغیر کوئی معبود نہیں پس نفی معبود برحق کی ہوئی نہ کہ حقیقت کی قید کے علاوہ نفس معبود کی، جیسے کہ پوشیدہ نہیں ہے اور لیکن جو وہ اس مسلک پر چلا ہے کہ بیشک علمائے شریعت نے لا الہ الا اللہ کا معنی نہیں سمجھا تو اس کے مسلک کے مطابق تو لازم آتا ہے کہ بیشک مشرکین کا ماہوائی خدا کے غیر بتوں، فرشتوں اور جنات وغیرہ ہم کی عبادت کرنا صیح ہے اور بیشک وہ اللہ عزوجل کی توحید کرنے والے ہیں اور بیشک رسولوں کی بعثت اور کتابوں کا اتارنا جو کہ معبود کو ایک جاننے اور شرک کی نفی کرنے کا حکم دیتے ہیں اور ان کے نہ چھوڑنے پر مشرکین سے لڑائی کا حکم دیتے ہیں یہ اپنے موقع کے علاوہ دوسری جگہ پر واقع ہیں اور یہ بالکل باطل ہے اس کا کوئی بھی قائل نہیں، پاک ہے تو اللہ یہ بڑا بہتان ہے بلکہ اللہ کی کتب اور رسولوں کی بعثت اس کذاب وگمراہ کے دعوی کے خلاف بولنے والی ہیں اور اللہ ہی جس کو چاہے سیدھے راہ کی ہدایت کرتا ہے جسے اللہ ہدایت دے

اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جیسے وہ گمراہ کردے اسے کوئی ہدایت کرنے والا نہیں اور اللہ سبحانہ، تعالی زیادہ عالم ہے اور لیکن اس کا قول کہ بیشک مشائخ کے سامنے مریدوں کے سجدے جائز ہیں پس اس کا جواب یہ ہے کہ تحقیق اس نے اللہ پر جھوٹ

قال العلامۃ ابن حجر المکی فی کتابہ الاعلام بقواطع الاسلام مالفظہ قد صرحوا بان سجود جھلۃ الصوفیۃ بین یدی مشائخہم حرام فی بعض صورۃ وفی بعض صورۃ مایقتضی الکفر فعلم من کلامہم ان السجود بین یدی الغیر منہ ماہو کفر ومنہ ماہو حرام غیر کفر فالکفر ان یقصد السجود للمخلوق والحرام ان یقصد للہ معظما بہ ذلک المخلوق من غیر ان یقصد بہ اولایکون لہ قصدا نتہی واللہ سبحانہ وتعالی اعلم و صلی اللہ علی سیدنا محمد والہ وصحبہ وسلم -

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمائے حدیث

جلد 10 ص 193-200

محدث فتویٰ